

درسِ روحانیت

مسلم اُمہ کے غلبے کا راز

قبلہ

مفتی محمد رضا چشتی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام

مکتبہ افکارِ اہلسنت Kaamilislam.weebly.com

بندۂ پروردگارم امّتِ احمد نبی ﷺ

دوست دارم چار یار رضی اللہ عنہ تابع اولادِ علی رضی اللہ عنہ

مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل علیہ السلام

خاک پائے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زیرِ سایہ ہر ولی

بولتا ہوں تو بنتی ہے جان پر
چپ رہتا ہوں تو بنتی ہے ایمان پر
چپ رہنے سے حق کا بیان اچھا
کروڑوں جانوں سے ایک ایمان اچھا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین ﷺ اما بعد

حصولِ برکت کے لیے درود پاک پڑھ لیں

الصلوۃ و السلام علیك یا سیدی یا رسول الله و علیٰ آلك و اصحابك یا سیدی یا نبی الله ﷺ

مسلم اُمہ کے غلبے کا راز

یاد رکھیں کہ ہم مسلمانوں کی کامیابی روحانیت کے عروج میں ہے۔

روحانیت کے عروج و کمال کے چار مرحلے ہیں۔

روحانیت کی زندگی

روحانیت کی صحت

روحانیت کی قوت

روحانیت کی نورانیت

اب ہماری ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ ان چاروں مراحل کو جانیں اور شب و روز دل و جان سے کوشش کر کے یہ سارے مراحل طے کریں۔

روحانیت کی زندگی

روحانیت کی زندگی ایمان میں روحانیت کی زندگی ہے ایمان کفر سے بچنے کا نام ہے حق و باطل کی پہچان کا نام ہے کفر کے تمام تر نظام ہائے زندگی سے یکسر دور ہٹنا بچنا ایمان کہلاتا ہے اپنے عقیدے کی اصلاح کر کے ہم اپنی روحانیت کی حیاتِ جاوداں حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم پر ضروری ہے کہ ہم ضروریات دین اور ضروریات اہل سنت کو دل سے تسلیم کریں زبان سے اقرار کریں

الحمد للہ عزوجل آج کے اس پر فتن ماحول میں مرشدِ کامل حضور سیدی مجدد اسلام حضرت خواجہ محمد شفیع چشتی مدظلہ العالی و دامت برکاتہم القدسیہ کے فیض نظر اور مصلح کامل حضور سندی مفتئ اسلام حضرت علامہ مولانا فضلِ احمد چشتی صاحب مدظلہ العالی و دامت فیوضھم کی تبلیغ و تعلیم کی بدولت ہم مسکینوں کو حق و باطل کی پہچان ملی جس سے ہماری روحانیت کو زندگی ملی تو اس طرح حیاتِ روحانیت کا مرحلہ پورا ہوا۔ اب دعا ہے کہ خداوند متعال ہمیں ایمان پہ رکھے ایمان پہ مارے شھادت کے ساتھ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عروج مسلم اُمہ کا روحانیت کے کمال میں ہے۔ روحانیت کے عروج کے چار مرحلے روحانیت کی زندگی روحانیت کی تندرستگی روحانیت کی قوت و توانائی روحانیت کی نورانیت اول کا ذکر ہو چکا۔ اب جانیں کہ روحانیت کی صحت کیا ہے؟

روحانیت کی صحت و تندرستگی

صحتِ عقائد کے ساتھ جب روح کو زندگی حاصل ہو جائے تو پھر ضرورت ہے کہ اس روحانیت کی امراض کا علاج کیا جائے۔ علاج یے فرائض وواجبات اور سنن مؤکدہ کو شرائط وارکان کے ساتھ صحیح طور پر ادا کرنا اور ان کی مقابل چیزوں سے مکمل پرہیز اختیار کرنا رضائے الٰہی کی خاطر۔ گناہوں سے توبہ کر کے معافی مدد پناہ اپنے ربّ العزت سے طلب کرتے رہنا چاہئے۔ اور جن فرائض وواجبات کی قضاء ضروری ہے ان کی ادائیگی کا التزام کیا جائے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، عشر وغیرہ خلاصہ یہ کہ اپنے ہر عمل ہر معاملہ کو شرع شریف کے مطابق بنالیں اس طرح کے ہر عمل و معاملہ کے لئے شریعت مطہرہ نے شرائط وارکان مقرر فرمائے ہیں ان شرائط وارکان کو جانیں اور ان کے مطابق عمل کریں مثلاً نماز ایک عمل ہے اور خرید وفرخت اور مزدوری اور شادی بیاہ ہر ایک ایک معاملہ ہے شریعت مطہرہ نے ان میں سے ہر ایک کی درست ادائیگی کے لیے شرائط وارکان مقرر فرمائے ہیں لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ان کے بارے میں علم حاصل کرے اب ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے حال کا محاسبہ کریں کہ کیا ہم جو عمل یا معاملہ کر رہے ہیں کیا اس کے شرائط وارکان سے واقف ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو پھر۔۔۔۔۔۔۔ کیا جواب جرم دیں گے ہم خدا کے سامنے۔

روحانیت کی قوت و توانائی

یاد رہے کہ روحانیت کو قوت و توانائی نوافل سے حاصل ہو گی۔ نفل نماز، نفل روزہ، نفل صدقہ۔ لیکن نفلی عبادات اس وقت فائدہ مند ہیں جب فرائض وواجبات کی ادائیگی مکمل ہو۔

روحانیت کی نورانیت

جب پہلے تین مراحل تمام ہو جائیں تب خداوند قدوس کی طرف سے بطور انعام روحانیت کو منور کر دیا جاتا ہے جب روح نور بن جائے تو اس پر کوئی چیز غالب نہیں ہو سکتی۔

دعا ہے خداوند متعال ہمیں ایمان کامل علم نافع عمل مقبول عطا فرمائے اور معافی مدد پناہ عطا فرمائے

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم العلوم الاسلامیہ محمد رضا چشتی ، امام آباد شریف کاہنہ ، داتا نگر لاہور

نورانیت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے، وہاں حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے، حضور نے ان کو اپنے پاؤں سے ہلایا اور ارشاد فرمایا: اپنا سر اٹھاؤ، انھوں نے سر اٹھا کر کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے استفسار فرمایا: اے حارثہ! تو نے کس حال میں صبح کی؟ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے ایک حقیقی مومن کی حیثیت سے صبح کی ہے، آپ نے استفسار فرمایا: ہر حق بات کی کوئی حقیقت ہوا کرتی ہے۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کی حقیقت کیا ہے۔ حارثہ نے

عرض کیا : یارسول اللہ میں نے دنیا(کی لغزشوں) سے کنارہ کر لیا میں نے اپنے دنوں کو روزوں سے آراستہ کر لیااور راتوں کو شب بیداری کا معمول بنالیا ہے۔ اب مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو اپنے سامنے معلق دیکھ رہاہوں۔ اہل جنت کو دیکھ رہاہوں کہ وہ شاداں و فرحاں ایک دوسرے کی زیارت کو جا رہے ہیں اور جہنم والوں کو دیکھ رہاہوں کہ وہ ایک دوسرے سے متنفر و گریزاں ہو کر بھاگ رہے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا : اللہ نے تمہارا دل نورانی بنا دیا ہے اور تم نے (ایمان کی) حقیقت کو پہنچان لیا ہے لہٰذا تم اس ایمانی کیفیت پر جمے رہو۔(ابن عساکر)۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے حقیقت کو دیکھ لیا ہے اب اسکو مضبوطی سے پکڑ لو پھر حضور نے ارشاد فرمایا : یہ وہ جواں مرد ہے، جس کے دل کو اللہ نے منور کر دیا ہے۔

(کنزالعمال)

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا اے اللہ رب العزت کے محبوب نبی آپ میرے لیے اللہ رب العزت کی بارگاہ سے شہادت کی دعا فرمادیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرما دی، چنانچہ جب بدر کا میدان استوار ہوا تو حارثہ بھی گھوڑے پر سوار ہو کر میدان کارزار میں اترے، تالاب پر پانی پی رہے تھے کہ دشمن کی طرف سے سنسناتا ہوا ایک تیر آیا اور ان کی گردن میں پیوست ہو گیا اور یہ جام شہادت سے سر فراز ہو گئے۔ حارثہ اپنی والدہ کے نہایت اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ بدر سے واپسی ہوئی تو حارثہ کی والدہ ربیع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ، حارثہ سے مجھے جس قدر محبت تھی وہ آپ کے علم میں ہے اگر وہ جنت سے ہمکنار ہوا ہے تو خیر میں صبر کروں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کہہ رہی ہو! جنت ایک نہیں بلکہ بہت سی ہیں اور حارثہ تو جنت الفردوس میں ہے۔ ربیع یہ بشارت سن کر باغ باغ ہو گئیں مسکراتی ہوئی اٹھیں اور کہنے لگیں، بخ بخ یا حارثہ یعنی واہ! واہ! یا حارثہ۔

(اسد الغابہ)

